ADVANCE SOCIAL SCIENCE ARCHIVE JOURNAL
Available Online: https://assajournal.com
Vol. 04 No. 02. Oct-Dec 2025.Page#.1752-1761
Print ISSN: 3006-2497 Online ISSN: 3006-2500
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

A Critical Analysis of the Religious Education and Training Broadcasts Presented on Selected TV Channels

Tayyaba Sarwar
MS Scholar, Institute of Arabic and Islamic studies, Government College Women University Sialkot
tayybasarwar3@gmail.com
Dr. Bakhtawar Siddique (Corresponding Author)
Lecturer, Institute of Arabic and Islamic Studies, Government College Women University Sialkot
Bakhtawar.Siddique@gcwus.edu.pk

ABSTRACT
In the modern era, electronic media has emerged as one of the most powerful tools of communication and education. Television, in particular, has become a key medium for spreading religious awareness and moral education among the masses. In Pakistan, a country deeply rooted in Islamic traditions, several TV channels such as Madani Channel, Labbaik TV, Ahl-e-Bait TV, and ARY QTV play a vital role in promoting Islamic teachings and values.This research article presents an analytical study of the religious and moral programs broadcast on selected TV channels, examining their role in shaping viewers' beliefs, character, and social conduct. The study explores how these programs contribute to religious education, ethical refinement, and the development of a spiritually conscious society. It also highlights the extent to which these transmissions fulfill their objective of nurturing an Islamic lifestyle among the public. The research concludes with critical findings and recommendations aimed at improving the effectiveness and authenticity of religious broadcasting in Pakistan.
Keywords: *Religious Broadcasting, Islamic Education, Moral Training, TV Channels, Media Influence, Pakistan.*

تعارف موضوع:

دورِ حاضر کو ابلاغ و معلومات کا دور کہا جاتا ہے۔ آج دنیا گلوبل ویلج (Global Village) کی صورت اختیار کر چکی ہے، جہاں ایک بٹن دبانے سے دنیا کے کسی بھی خطے کی آواز لمحوں میں دوسرے کنارے تک با آسانی پہنچ جاتی ہے۔ جدید سائنسی ترقی نے جہاں انسانی زندگی کو سہولتوں سے آراستہ کیا ہے، وہیں ذرائع ابلاغ (Media) نے انسانی فکر و شعور کی تشکیل میں مرکزی کردار ادا کیا ہے۔ میڈیا آج محض معلومات کا ذریعہ نہیں رہا بلکہ معاشرتی، فکری اور مذہبی رجحانات کو بدلنے کی طاقت رکھتا ہے۔ انہی وجوہات کی بنا پر موجودہ دور میں میڈیا کو "چوتھا ستون" کہا جاتا ہے۔ اسلام میں ابلاغ و ترسیل کی بنیاد وحی پر ہے۔ قرآنِ کریم نے خود کو "بلاغ مبین" کہا اور انبیائے کرام علیہم السلام کو داعیانِ حق کے طور پر پیش کیا۔ اسلام کی دعوت کا مقصد ہمیشہ انسان کی فکری، اخلاقی اور روحانی تربیت رہا ہے۔ اسی سلسلے کو دورِ حاضر میں ذرائع ابلاغ کے ذریعے وسعت حاصل ہوئی ہے۔ پہلے یہ فریضہ منبر و محراب،

مدرسہ و مسجد اور مکتبِ تعلیم کے ذریعے ادا کیا جاتا تھا، لیکن آج یہ ذمہ داری بڑی حد تک میڈیا، خصوصاً ٹی وی چینلز نے سنبھال لی ہے۔

دینی تعلیم و تربیت اسلام کا بنیادی تقاضا اور امتِ مسلمہ کی بقاء و اصلاح کا اہم ذریعہ ہے۔ قرآنِ مجید میں تعلیم و تعلم کو خیر و فلاح کا راستہ قرار دیا گیا ہے۔ دینِ اسلام نے انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کی اصلاح کے لیے تعلیم و تربیت کو مرکزی حیثیت قرار دیا ہے، کیونکہ ایک تعلیم یافتہ اور تربیت یافتہ فرد ہی صالح معاشرے کی تشکیل کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ موجودہ دور میں جب ذرائع ابلاغ (میڈیا) انسانی زندگی کے ہر پہلو پر گہرا اثر ڈال رہے ہیں، دینی تعلیم و تربیت کی اشاعت کے لیے میڈیا کو ایک مؤثر ذریعہ کے طور پر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ جدید دور کا انسان، خصوصاً نوجوان نسل، زیادہ وقت الیکٹرانک میڈیا کے زیرِ اثر گزارتی ہے۔ اس لیے میڈیا بالخصوص ٹی وی چینلز کو دینی تعلیم، اصلاحِ اخلاق، اور فکری بیداری کے لیے استعمال کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت بن چکا ہے۔

دینی تعلیم و تربیت کی ضرورت، اثرات اور تحقیق کی معنویت

دینی تعلیم و تربیت کی عصری ضرورت :

اسلام ایک ہمہ گیر اور کامل نظامِ حیات ہے جو انسان کی فکری، روحانی اور اخلاقی زندگی کے تمام پہلوؤں کو منظم کرتا ہے۔ اس نظام کی اساس تعلیم و تربیت پر قائم ہے، کیونکہ تعلیم انسان کو علم و شعور عطا کرتی ہے جبکہ تربیت اس علم کو کردار و عمل کی صورت میں ظاہر کرتی ہے۔ اگر تعلیم بغیر تربیت کے ہو تو وہ شخصیت میں توازن پیدا نہیں کر سکتی، اور اگر تربیت علم سے خالی ہو تو وہ اندھی تقلید میں بدل جاتی ہے۔ موجودہ دور میں دینی تعلیم و تربیت کی اہمیت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ چکی ہے۔ تیز رفتار سائنسی ترقی، مغربی تہذیبی اثرات، فکری انتشار اور اخلاقی انحطاط نے مسلم معاشرے کو گہرے چیلنجز سے دوچار کر دیا ہے۔ ایسے ماحول میں اسلامی تعلیمات کا گہرا فہم اور ان پر تربیت یافتہ نسل کی تیاری وقت کی سب سے بڑی ضرورت بن گئی ہے۔ دینی تعلیم و تربیت نہ صرف انسان کے عقیدہ و عبادت کو درست کرتی ہے بلکہ اس کے اخلاق، معاملات، اور معاشرتی رویّوں میں بھی اعتدال پیدا کرتی ہے۔

قرآنِ کریم میں ارشاد ہے:

"قَدْ أَفْلَحَ مَن زَكَّاهَا، وَقَدْ خَابَ مَن دَسَّاهَا"[1]

"بے شک وہ کامیاب ہوا جس نے اپنے نفس کو پاکیزہ کیا، اور ناکام ہوا جس نے اسے آلودہ کیا۔"

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ اصل کامیابی نفس کی تربیت میں ہے، اور یہی دینی تربیت کا بنیادی مقصد ہے۔ لہٰذا عصرِ حاضر کے فکری و اخلاقی چیلنجز کے مقابلے میں ایک مضبوط، باایمان اور باکردار نسل کی تشکیل صرف اسی وقت ممکن ہے جب دینی تعلیم و تربیت کو فرد، خاندان اور ریاستی سطح پر مؤثر انداز میں فروغ دیا جائے۔

[1] الشمس 91: 9-10

میڈیا کا بڑھتا ہوا اثر اور جدید دور کے چیلنجز:

دورِ حاضر کو بلاشبہ "عصرِ اطلاعات" کہا جا سکتا ہے، جہاں میڈیا انسانی زندگی کا سب سے مؤثر اور طاقتور ذریعہ بن چکا ہے۔ آج ابلاغ کے ذرائع، خصوصاً الیکٹرانک میڈیا، انٹرنیٹ، اور سوشل میڈیا نے فرد و معاشرہ دونوں کی سوچ، رویّوں اور اقدار پر گہرا اثر ڈال دیا ہے۔ میڈیا اب محض تفریح یا خبر رسانی کا وسیلہ نہیں رہا بلکہ ایک ایسا فکری و تہذیبی ہتھیار بن چکا ہے جو نظریات، طرزِ زندگی اور اخلاقی رجحانات کو تشکیل دیتا ہے۔

اسلامی معاشروں کے لیے یہ صورتحال ایک دوہرا چیلنج پیش کرتی ہے۔ ایک طرف میڈیا تعلیم و تربیت کے مؤثر مواقع فراہم کرتا ہے، دوسری طرف وہ مغربی تہذیب، الحاد، مادیت پرستی، اور اخلاقی انارکی کو بھی فروغ دیتا ہے۔ نتیجتاً نئی نسل میں دینی وابستگی کم، جبکہ غیر اسلامی ثقافتی اثرات زیادہ ہوتے جا رہے ہیں۔ میڈیا کے بڑھتے ہوئے اثر نے دینی تعلیم و تربیت کے میدان میں نئی حکمتِ عملیوں کی ضرورت پیدا کر دی ہے۔ اب یہ لازم ہے کہ اسلامی تعلیمات کو اسی جدید ذریعہ یعنی میڈیا کے ذریعے مؤثر، دلکش اور فکری انداز میں پیش کیا جائے، تاکہ نوجوان نسل دینی شعور کو نہ صرف سمجھے بلکہ اس پر عمل پیرا بھی ہو۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ[2]"

"اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ بلاؤ۔"

اس آیت کے مطابق عصرِ جدید میں دعوت و تربیت کے لیے حکمت کے نئے ذرائع، مثلاً میڈیا، کا استعمال دینی فریضہ بن چکا ہے۔ اگر میڈیا کو مثبت طور پر استعمال کیا جائے تو وہ دینی تعلیم و اصلاحِ معاشرہ کا سب سے مؤثر پلیٹ فارم ثابت ہو سکتا ہے۔

تحقیق کے اغراض و مقاصد:

اس تحقیق کا بنیادی مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ دینی تعلیم و تربیت جیسے مقدس اور ہمہ گیر فریضے کو جدید ذرائع ابلاغ، بالخصوص ٹی وی چینلز کے ذریعے کس حد تک مؤثر انداز میں انجام دیا جا سکتا ہے۔ دورِ حاضر میں میڈیا نے علم، فکر، اخلاق اور ثقافت کی تشکیل میں مرکزی کردار حاصل کر لیا ہے، لہٰذا دینی تعلیم کو اس جدید میدان میں نئے اسلوب کے ساتھ پیش کرنا ناگزیر ہو گیا ہے۔

اس تحقیق کے اہم مقاصد درج ذیل ہیں:

1. دینی تعلیم و تربیت کے حقیقی مفہوم اور مقاصد کو واضح کرنا۔
2. اسلامی تعلیمات کی روشنی میں میڈیا کے کردار کا تجزیہ پیش کرنا۔
3. پاکستان میں دینی ٹی وی چینلز کی تعلیمی و تربیتی خدمات کا جائزہ لینا۔

---

[2] النحل16: 125

4. دینی نشریات کے مثبت و منفی اثرات کو سامنے لانا۔
5. اسلامی نقطۂ نظر سے میڈیا کے مؤثر اور اخلاقی استعمال کے لیے رہنما اصول تجویز کرنا۔

اسلام میں تعلیم و تربیت کا تصور

قرآن وسنت میں تعلیم و تربیت کی بنیاد:

اسلام میں تعلیم و تربیت کو انسانی فلاح و نجات کا سب سے بنیادی ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ قرآنِ مجید میں سب سے پہلا حکم ہی "اقرأ" یعنی "پڑھ" کے لفظ سے دیا گیا، جو اس حقیقت کو ظاہر کرتا ہے کہ علم انسان کی روحانی و اخلاقی ترقی کی بنیاد ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ[3]

"پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا"

یہ آیت اس بات کی علامت ہے کہ اسلامی معاشرہ تعلیم پر استوار ہوتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے بھی فرمایا:

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ[4]

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے"

اسلامی تعلیم و تربیت کا مقصد صرف معلومات دینا نہیں، بلکہ انسان کے اخلاق، کردار اور ایمان کو سنوارنا ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں تعلیم محض ذہنی مشق نہیں بلکہ روحانی تزکیہ کا ذریعہ ہے۔

دینی و اخلاقی تربیت کی اہمیت:

اسلامی معاشرہ محض عبادات کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک جامع نظامِ زندگی ہے، جو فرد، خاندان اور معاشرتی تعلقات کو اخلاقی بنیادوں پر استوار کرتا ہے۔ دینی و اخلاقی تربیت اسی نظام کا مرکزی جزو ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ[5]

"مجھے صرف اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کے لیے مبعوث کیا گیا ہے"

یہ حدیث ظاہر کرتی ہے کہ تعلیم و تربیت کا اصل ہدف انسان کے کردار کی اصلاح ہے۔ جب تک تعلیم کے ساتھ تربیت نہ ہو، علم محض ایک فنی مہارت بن جاتا ہے جو معاشرتی خیر کی بجائے نقصان کا سبب بھی بن سکتی ہے۔

خیر الامت کی ذمہ داری: امر بالمعروف و نہی عن المنکر

---

[3] العلق 1:96

[4] ابن ماجہ، ابو عبداللہ بن یزید القزوینی، سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، حدیث: 237، لاہور: مکتبہ اسلامیہ 2015ء۔

[5] الموطہ، امام مالک بن انس، کتاب حسن الخلق، حدیث: 1614، بیروت: دار احیاء التراث العربی، 1985ء

اسلام نے امتِ مسلمہ کو یہ اعزاز دیا ہے کہ وہ خیر و بھلائی کی داعی اور برائی سے روکنے والی امت ہے۔

قرآن میں ارشاد ہے:

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ، تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ[6]

"تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے ظاہر کی گئی ہے، تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو"

یہ فریضہ صرف زبانی وعظ و نصیحت تک محدود نہیں بلکہ آج کے دور میں میڈیا کے ذریعے یہ ذمہ داری زیادہ مؤثر انداز میں ادا کی جا سکتی ہے۔ دینی پروگرام، خطبات اور علمی مباحث عوامی سطح پر اسلامی شعور پیدا کرنے کے جدید ذرائع ہیں۔

میڈیا کا ارتقاء اور اس کی اقسام

میڈیا کا تاریخی ارتقاء:

میڈیا کا آغاز انسانی تہذیب کے ابتدائی ادوار سے ہوتا ہے جب انسان نے اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے لیے علامتوں، تصاویر اور تحریر کا سہارا لیا۔ رفتہ رفتہ زبان، کتابت، اخبارات اور رسائل نے اس میدان میں انقلاب برپا کیا۔

انیسویں صدی میں پرنٹ میڈیا نے تعلیم و تربیت کے نئے دروازے کھولے، جبکہ بیسویں صدی میں ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے معلومات اور تفریح کو عام کر دیا۔ اکیسویں صدی میں ڈیجیٹل میڈیا اور انٹرنیٹ نے ابلاغ کے انداز کو مکمل طور پر بدل دیا ہے۔ اب پیغام صرف چند لمحوں میں پوری دنیا تک پہنچ جاتا ہے، جو تبلیغ و اصلاح کے لیے بے مثال موقع فراہم کرتا ہے۔

الیکٹرانک میڈیا کے اقسام:

میڈیا کو عموماً تین بنیادی اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

1. **پرنٹ میڈیا:(Print Media)**

اس میں اخبارات، رسائل، کتابیں اور جرائد شامل ہیں جو فکری اور علمی شعور کو فروغ دیتے ہیں۔

2. **الیکٹرانک میڈیا:(Electronic Media)**

ریڈیو، ٹیلی ویژن، فلم، اور سوشل میڈیا پلیٹ فارم جیسے یوٹیوب، فیس بک، اور انسٹاگرام وغیرہ اس زمرے میں آتے ہیں۔
ان ذرائع کے ذریعے دینی، تعلیمی اور اخلاقی پیغام وسیع پیمانے پر عام کیا جا سکتا ہے۔

3. **ڈیجیٹل یا سوشل میڈیا:(Digital Media)**

یہ جدید ترین ابلاغی ذریعہ ہے جو انٹرنیٹ کی مدد سے دنیا بھر کو ایک "عالمی گاؤں" میں تبدیل کر چکا ہے۔

اسلامی اسکالرز، مدارس، اور دینی ادارے اب اسی پلیٹ فارم پر قرآن و سنت کی تعلیمات کو جدید انداز میں پیش کر رہے ہیں۔

---

[6] ال عمران 110:3

پاکستان میں دینی نشریات کا آغاز اور ارتقاء:

پاکستان میں الیکٹرانک میڈیا کا آغاز 1964ء میں پاکستان ٹیلی ویژن (PTV) سے ہوا، جس کے ابتدائی پروگرام زیادہ تر تعلیمی اور ثقافتی نوعیت کے تھے۔ تاہم 1990ء کے بعد جب نجی ٹی وی چینلز کو اجازت ملی، تو دینی پروگراموں کا باقاعدہ سلسلہ شروع ہوا۔ ابتدائی طور پر رمضان نشریات، تلاوتِ قرآن اور نعتیہ مشاعرے نشر کیے گئے، بعد ازاں ARY QTV, Labbaik TV, Madani Channel اور Message TV جیسے خصوصی مذہبی چینلز نے بھرپور دینی و تربیتی نشریات پیش کیں۔ ان چینلز نے نہ صرف عوام میں اسلامی تعلیمات کو عام کیا بلکہ نوجوان نسل کو دین سے جوڑنے میں بھی مؤثر کردار ادا کیا۔ یوں ٹی وی دینی تبلیغ، تربیت، اور اصلاحِ معاشرہ کا ایک مضبوط ذریعہ بن گیا۔

ٹی وی کے دینی پروگرامز کا کردار

اسلامی تعلیمات کی ترویج میں ٹی وی کا کردار:

دورِ حاضر میں ٹیلی ویژن دینی پیغام رسانی کا ایک مؤثر ذریعہ بن چکا ہے۔ جہاں ماضی میں درس و تدریس کے ذرائع محدود تھے، آج ٹی وی نے تعلیمِ دین کو ہر گھر تک پہنچا دیا ہے۔ قرآن و حدیث کی تعلیم، فقہی رہنمائی، اور سیرتِ نبوی ﷺ کے پروگرامز عوام میں اسلامی شعور بیدار کرنے کا ذریعہ ہیں۔ ARY QTV, Madani Channel, Labbaik TV اور Message TV جیسے مذہبی چینلز نے اسلامی نظریات کو عوامی سطح پر عام کیا ہے۔ یہ پروگرامز نہ صرف نظریاتی تربیت فراہم کرتے ہیں بلکہ اسلامی طرزِ زندگی اختیار کرنے کی عملی ترغیب بھی دیتے ہیں۔ یوں ٹی وی، جدید وسائل میں سے ایک اہم دینی منبر بن چکا ہے۔

اخلاقی و سماجی تربیت کے پہلو:

ٹی وی کے دینی پروگرامز صرف علمِ دین ہی نہیں دیتے بلکہ اخلاقی و سماجی تربیت میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ مذہبی خطبات، محافلِ میلاد، اور سیرت النبی ﷺ پر مبنی پروگرامز افراد کو نیکی، صدق، امانت، عدل، اور خدمتِ خلق جیسے اوصاف کی تعلیم دیتے ہیں۔ یہ نشریات ناظرین کو برائیوں سے بچنے، صبر و شکر کی روش اپنانے اور دوسروں کے حقوق ادا کرنے کی ترغیب دیتی ہیں۔ اسی طرح گھریلو اور معاشرتی مسائل پر مبنی دینی گفتگوؤں سے عوام کو شرعی رہنمائی ملتی ہے، جس سے معاشرتی ہم آہنگی اور اخلاقی استحکام پیدا ہوتا ہے۔

خواتین و نوجوانوں پر اثرات:

ٹی وی کے دینی پروگرامز خواتین اور نوجوانوں کی فکری و روحانی تربیت میں بھی نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں۔ خواتین کے لیے مخصوص پروگرامز ان کی گھریلو، اخلاقی اور مذہبی ذمہ داریوں سے آگاہ کرتے ہیں، جبکہ نوجوانوں کے لیے تیار کردہ پروگرامز ان میں اسلامی طرزِ فکر، کردار سازی اور سماجی خدمت کا جذبہ پیدا کرتے ہیں۔ نوجوان نسل جو عموماً غیر اسلامی میڈیا مواد سے متاثر ہوتی

ہے، دینی چینلز کے ذریعے مثبت فکری تبدیلی کی طرف راغب ہو رہی ہے۔ اس طرح میڈیا اسلامی معاشرت میں نہ صرف تبلیغِ دین بلکہ اصلاحِ اخلاق اور کردار سازی کا بھی ایک مضبوط پلیٹ فارم بن چکا ہے۔

منتخب چینلز کا تجزیاتی مطالعہ

مذہبی چینلز کا تعارف اور پس منظر:

پاکستان میں الیکٹرانک میڈیا کے فروغ کے بعد مذہبی چینلز نے دینی شعور بیدار کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ابتدائی طور پر عمومی ٹی وی چینلز پر دینی پروگرامز پیش کیے جاتے تھے، تاہم وقت کے ساتھ مخصوص مذہبی چینلز جیسے Madani Channel, ARY QTV, Labbaik TV, اور Message TV نے باقاعدہ طور پر دینی نشریات کو اپنی بنیادی ترجیح بنالیا۔ یہ چینلز قرآن و سنت کی تعلیمات، فقہی رہنمائی، سیرت النبی ﷺ، اور اخلاقی تربیت جیسے موضوعات پر مختلف پروگرامز پیش کرتے ہیں، جو عوام کے دینی ذوق اور فکری آگاہی کو بڑھاتے ہیں۔ یوں یہ چینلز تبلیغِ اسلام کے جدید ذرائع میں سے ایک مستند اور مؤثر ذریعہ بن گئے ہیں۔

پروگرامز کے موضوعات، اسلوب اور مواد کا تجزیہ:

- مذکورہ چینلز پر نشر ہونے والے پروگرامز میں تنوع پایا جاتا ہے۔
- کچھ پروگرامز تعلیمی نوعیت کے ہوتے ہیں جیسے درسِ قرآن، درسِ حدیث، فقہی مسائل، اور علماء سے سوال جواب،
- جبکہ بعض تربیتی نوعیت کے ہوتے ہیں جیسے اصلاحِ معاشرہ، اخلاقی رہنمائی، اور خاندانی نظام میں اعتدال۔
- ARY QTV کے پروگرامز میں عموماً صوفیانہ رواداری، علم و عمل، اور عشقِ رسول ﷺ کے پہلو نمایاں ہوتے ہیں۔
- مدنی چینل اصلاحِ احوال اور سنّتوں کی ترویج پر زور دیتا ہے، جبکہ Message TV فکری مباحث اور جدید مسائل کو اسلامی تناظر میں بیان کرتا ہے۔
- Labbaik TV دینی، فکری اور اخلاقی تربیت کو موجودہ دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔
- ان پروگرامز کا عمومی مقصد علمِ دین کو آسان، عام فہم، اور عمل کے قابل انداز میں عوام تک پہنچانا ہے۔

ناظرین کے تاثرات اور اثرات کا تجزیہ:

- تحقیقی مشاہدات کے مطابق دینی چینلز کے پروگرامز نے عوام کے رویوں، رجحانات اور مذہبی رجحان میں نمایاں تبدیلی پیدا کی ہے۔
- بہت سے ناظرین نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ ان پروگرامز کے ذریعے انہیں دین کی بنیادی تعلیمات، عبادات کے طریقے، اور اخلاقی شعور میں اضافہ ہوا۔

- خواتین ناظرین کے لیے یہ پروگرامز گھریلو اور دینی تربیت کا ذریعہ بنے، جبکہ نوجوانوں نے ان کے ذریعے دین سے قلبی وابستگی اور فکری رہنمائی حاصل کی۔
- اگرچہ بعض ماہرین کا خیال ہے کہ کچھ پروگرامز میں تحقیقی گہرائی یا عملی رہنمائی کی کمی ہے، تاہم مجموعی طور پر یہ چینلز معاشرتی اصلاح اور دینی شعور میں اضافے کا ذریعہ بنے ہیں۔

دینی پرگراموں کے مثبت و منفی اثرات

دینی پروگراموں کے مثبت اثرات:

ٹی وی چینلز پر پیش کیے جانے والے دینی پروگرامز معاشرے کے فکری اور اخلاقی ڈھانچے پر مثبت اثرات مرتب کر رہے ہیں۔ یہ پروگرامز عام ناظرین میں دینی شعور، عبادات کی اہمیت، اور اسلامی اقدار کو اجاگر کرتے ہیں۔ ان کے ذریعے عوام میں قرآن و سنت کے مطابق زندگی گزارنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ مدنی چینل اور ARY QTV جیسے چینلز نے عوام میں نماز، روزہ، صدقہ، حج اور زکوٰۃ جیسے ارکانِ اسلام کے بارے میں عملی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ ان پروگراموں سے عوام میں اخلاقی تربیت، والدین کا احترام، حقوق العباد کی پہچان، اور معاشرتی تعاون کے جذبات فروغ پاتے ہیں۔ خواتین کے لیے گھریلو دینی تعلیم، پردے، اور تربیتِ اولاد سے متعلق پروگرامز نے ان کے کردار میں پختگی پیدا کی ہے۔ اسی طرح نوجوانوں کے لیے نشر ہونے والے پروگرامز نے ان کے اندر دینی وابستگی، حبِ رسول ﷺ، اور خدمتِ خلق کا جذبہ بیدار کیا۔

منفی اثرات اور خامیاں:

اگرچہ دینی پروگراموں نے عوام میں دین سے رغبت پیدا کی ہے، تاہم چند پہلو ایسے ہیں جن پر تنقیدی جائزہ ضروری ہے۔ کچھ پروگرامز میں تحقیقی معیار، مواد کی صداقت، اور شرعی اعتدال کا فقدان پایا جاتا ہے۔ کبھی کبھی مسلکی یا ذاتی رجحانات کی بنیاد پر پروگرام ترتیب دیے جاتے ہیں جس سے فرقہ واریت کے خدشات پیدا ہوتے ہیں۔

مزید یہ کہ بعض اوقات سنسنی خیزی، شہرت پسندی، یا تجارتی مقاصد دینی پیغام پر غالب آجاتے ہیں، جس سے تبلیغ کے اصل مقصد کو نقصان پہنچتا ہے۔ کچھ چینلز پر غیر مستند روایات یا غیر تربیت یافتہ میزبانوں کے ذریعے دینی گفتگو کرانا بھی ناظرین کو گمراہ کرنے کا سبب بن سکتا ہے۔ اسی طرح فکری و علمی گہرائی کے بجائے جذباتی اپیل پر زیادہ انحصار بعض اوقات عوام میں سطحی دینی فہم پیدا کرتا ہے۔

اصلاح اور بہتری کے امکانات:

ان تمام پہلوؤں کے باوجود دینی نشریات میں بہتری کے وسیع امکانات موجود ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ دینی پروگراموں کے لیے علمائے کرام، میڈیا ماہرین، اور محققین پر مشتمل کمیٹیاں تشکیل دی جائیں تاکہ مواد کا علمی معیار برقرار رکھا جا سکے۔ پروگراموں کے اسلوب میں تحقیق، اخلاقیات، اور عصری تقاضوں کا امتزاج چاہیے۔ مزید برآں، اسلامی نظریاتی کونسل اور

پاکستان الیکٹرانک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی (PEMRA) جیسے اداروں کو دینی مواد کی نگرانی اور رہنمائی کے لیے واضح اصول وضع کرنے چاہییں۔ اگر یہ اقدامات کیے جائیں تو ٹی وی کے دینی پروگرام معاشرتی اصلاح، روحانی تربیت اور امتِ مسلمہ کی فکری رہنمائی میں مرکزی کردار ادا کرسکتے ہیں۔

خلاصہ(Summary)

دورِ حاضر میں میڈیا بالخصوص ٹیلی ویژن، علم و دعوت کے فروغ کا نہایت طاقتور ذریعہ بن چکا ہے۔ جہاں ماضی میں دینی تعلیم صرف مدارس یا مساجد تک محدود تھی، وہاں اب ٹی وی چینلز نے اسے ہر گھر تک پہنچا دیا ہے۔ اسلامی چینلز جیسے ARY QTV ، مدنی چینل، لبیک ٹی وی، مسیج ٹی وی وغیرہ نے دینی تعلیم، سیرتِ نبوی ﷺ، فقہی رہنمائی، اور اخلاقی تربیت کے پروگراموں کے ذریعے عوامی سطح پر اسلامی شعور کو اجاگر کیا ہے۔ یہ دینی نشریات مسلمانوں میں دینی بیداری، سماجی ہم آہنگی، اور روحانی استحکام کا سبب بن رہی ہیں۔ اگرچہ بعض پروگراموں میں مسلکی تعصب، تحقیق کی کمی، یا تجارتی رجحان جیسے مسائل بھی موجود ہیں، مگر مجموعی طور پر یہ پروگرامز تبلیغِ دین، اصلاحِ معاشرہ، اور کردار سازی کے مؤثر ذرائع ثابت ہو رہے ہیں۔

نتائج(Findings)

اس مطالعے سے درج ذیل نکات سامنے آئے ہیں:

1. ٹی وی کے دینی پروگرامز نے معاشرے میں دینی شعور پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔
2. عوام میں اسلامی تعلیمات، عبادات اور اخلاقیات سے وابستگی میں اضافہ ہوا ہے۔
3. دینی چینلز نے خواتین، نوجوانوں اور بچوں کی تربیت میں مثبت اثرات مرتب کیے ہیں۔
4. دینی پروگرامز کے ذریعے بین المسالک رواداری، صبر، برداشت اور یکجہتی کے پیغامات فروغ پاتے ہیں۔
5. تاہم کچھ پروگرامز میں علمی تحقیق، مواد کے معیار، اور دینی اعتدال کی کمی محسوس کی گئی ہے۔
6. ضرورت اس امر کی ہے کہ دینی نشریات کو مزید منظم، معیاری اور ہمہ جہت بنایا جائے تاکہ وہ عصرِ حاضر کے چیلنجز کا مقابلہ کر سکیں۔

سفارشات(Recommendations)

1. دینی پروگراموں کی تیاری میں اہلِ علم، ماہرینِ میڈیا اور اسلامی اسکالرز کی مشاورت کو لازم قرار دیا جائے۔
2. PEMRA جیسے ادارے دینی نشریات کے لیے واضح اسلامی اخلاقی ضابطہ تشکیل دیں۔
3. پروگراموں کے مواد میں تحقیق، اعتدال، رواداری اور عصری مطابقت کو یقینی بنایا جائے۔
4. مذہبی چینلز میں تجارتی رجحانات کو محدود اور تعلیمی و اخلاقی پہلوؤں کو فروغ دیا جائے۔

5. دینی نشریات میں خواتین و نوجوانوں کے لیے علیحدہ تربیتی سیگمنٹس شامل کیے جائیں تاکہ ان طبقات میں شعور اور عملی دینی وابستگی پیدا ہو۔
6. میڈیا کے ذریعے دین کی ترویج کے لیے ریسرچ اور مانیٹرنگ سینٹرز قائم کیے جائیں تاکہ مواد کی سچائی اور افادیت برقرار رہے۔

اختتامیہ (Conclusion)

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ الیکٹرانک میڈیا خصوصاً ٹیلی ویژن جدید دور کا سب سے مؤثر دینی منبر ہے۔ اگر اس کے ذریعے دین کی تبلیغ، تعلیم اور تربیت منظم اور ذمہ دارانہ انداز میں کی جائے تو یہ امتِ مسلمہ کی فکری، اخلاقی اور روحانی اصلاح کا طاقتور ذریعہ بن سکتا ہے۔

اسلام ہمیں علم کے فروغ، خیر کی دعوت، اور برائی سے روکنے کا حکم دیتا ہے۔ آجیھی فریضہ ٹی وی کے دینی پروگرامز انجام دے رہے ہیں، بشرطیکہ وہ علم، اخلاص اور اعتدال پر مبنی ہوں۔

مصادر و مراجع

1. القرآن الکریم
2. ابنماجہ، ابوعبداللہ محمد بنیزید القزوینی، سنن ابنماجہ، کتاب الزہد، لاہور: مکتبہ اسلامیہ، 2015ء۔
3. الموطأ، امامالکبنانس، کتاب حسن الخلق، بیروت: داراحیاء التراث العربی، 1985ء۔
4. ڈاکٹر سید محمد انور، میڈیا اسلام اور ہم، اسلام آباد: ایمل پبلیکیشنز، 2016ء
5. عبدالمنانچیمہ / فرحتنسیمعلوی، ثقافتی و معاشرتی اقدار پر مغربی میڈیا کے اثرات: نائن الیون کے تناظر میں تحقیقی مطالعہ، اسلام آباد: ایشین ریسرچ انڈکس، 2024ء
6. پروفیسر فتح محمد ملک، مترجم ظہیر جاوید، اسلام اور مغربی ذرائع ابلاغ، اسلام آباد: ورڈمیٹ پرنٹرز، 2007ء
7. سید عبید السلامزینی، اسلامی صحافت، لاہور: میٹرو پرنٹرز، 1988ء
8. حافظعبدالرحمانمدنی، ٹی وی اور تبلیغ اسلام، محدث لاہور: مجلس التحقیق الاسلامی، جون 2006ء
9. محمد طاہر القادری، بچوں کی تعلیم و تربیت اور والدین کا کردار، لاہور: منہاج القرآن پرنٹرز، دسمبر 2016 / جنوری 2017ء
10. احمد خلیلجمعہ، اولاد کی تربیت قرآن و حدیث کی روشنی میں، لاہور: بیت العلوم